مرثیہ (بند۲۱)

عالم اہلسنت حکیم مولانا شاہ سید علی حسن اشرفی صاحب قبلہ احسنؔ جائسی مرحوم

اے خامۂ نے اشک کا سیلاب رواں ہو
اے نطق بصد درد دلی مرثیہ خواں ہو
اے لوح سیہ پوشیِ الفاظ عیاں ہو
اے سطر صفِ بزم امامؑ دو جہاں ہو
اے فکر معانی کی نہ تفتیش کو کم کر
چُن چُن کے مصیبت کے مضامیں کو بہم کر

اے لفظ سر شکِ غم مولاؑ کا گُہر ہو
اے نقطہ تو بس مرد مک دیدۂ تر ہو
اے مصرعۂ موزوں سبب آہِ جگر ہو
اے بیت تو سوگِ شہِ ابرار کا گھر ہو
اے شورو بکا غلغلہ ہو روزِ جزا کا
گردوں پہ مہِ نو ہے عیاں ماہِ عزا کا

اے اہل عزا ہے یہ محرم کا مہینہ
فریاد و فغان و الم وغم کا مہینہ
خوں باریٔ ہر دیدۂ پُر نم کا مہینہ
ہے سید مظلومؑ کے ماتم کا مہینہ
مصروف عزا جنّ و بشر فرش زمیں پر
اور حورو ملک سوگ نشیں چرخ بریں پر

ماتم ہے چراغِ حرمِ لم یزلی کا
ہر قلب کو صدمہ ہے ولی ابن ولی کا
عالم ہے عزاخانہ امامؑ ازلی کا
ہر سمت ہے غل ہائے حسینؑ ابن علیؑ کا
برپا ہے عزا سبط رسولؐ مدنی کی
افلاک سے آتی ہے صدا سینہ زنی کی

واللہ کہ یہ اشکوں سے منھ دھونے کے دن ہیں
اور پیٹ کے سر، جان کے بس کھونے کے دن ہیں
فریاد و فغاں کرنے کے اور رونے کے دن ہیں
آقا کی مصیبت پہ فدا ہونے کے دن ہیں
ہر شخص کو اس غم میں پریشانی ہے لازم
مانند سحر چاک گریبانی ہے لازم

عشرہ ہے کہ ہے جلوہ نما قدرت باری
توفیق عزا موجب صد شکر گزاری
بُستانِ تولا میں چلی بادِ بہاری
سرسبز ہے سروِ چمنِ تعزیہ داری
ہر سینہ مصیبت کدۂ سرورِ گُل ہے
داغِ غمِ شبیرؑ کا یہ موسمِ گل ہے

دن غم کے ہیں لیکن یہ وہ ہے عالمِ قدرت
ہر موج ہوا میں بخدا پھولوں کی نگہت
ہر گھر میں ہے رونق کدۂ خلد کی زینت
ہر کوچہ ہے رشکِ روشِ گلشنِ جنت
ہر چار طرف جلوۂ الطاف خدا ہے
فیضانِ عزاداریٔ شاہِ شہداؑ ہے

کہتی ہے سبیلوں کی یہی فیض رسانی
ہوں مالک تسنیمؑ کے الفت کی نشانی
ہر کوزہ یہ کہتا ہے بصد اشک فشانی
نذرِ پسرِ ساقئ کوثرؑ ہے یہ پانی
پیاسو پیو اور یاد کرو شاہ زمنؑ کو
پانی نہ ملا ہائے شہِ تشنہ دہنؑ کو

کس طرح نہ ہو حضرتِ شبرؑ کا علم سبز
ہے ہے ہوا رنگِ حسنؑ کشتۂ سم سبز
پرتو سے ورق ہے صفتِ باغ ارم سبز
اور حرف برنگِ خطِ رُخسار صنم سبز
کیا دور اگر تذکرۂ سبز علم سے
جلوہ ہو شگوفوں کا عیاں چوب قلم سے

گریاں غمِ سبطِ شہِؑ لولاک میں ہونا
ہے اس کا ثمر قبر میں آرام سے سونا
حقّا کہ غمِ سیدِ مظلوم میں رونا
رونا نہیں یہ دفترِ عصیاں کا ہے دھونا
آنسو نہیں لطف و کرم ربِّ صمد ہے
ہر قطرہ چراغِ شبِ تاریکِ لحد ہے

بزمِ پسرِ حیدرؑ کرار کے صدقے
اور منبرِ سر دفترِ اخیار کے صدقے
رعب علمِ احمدؐ مختار کے صدقے
اور نقلِ مزارِ شہِؑ ابرار کے صدقے
اس مجلسِ اقدس کے مکانوں کے تصدق
ماتم کے فدا تعزیہ خانوں کے تصدق

اے کلکِ سیہ وقت ادب کا ہے یہ بالجزم
کر از سرِ تعظیم رقم رزم ہو یا بزم
واللہ کہ اُس خسروِ عالمؑ کی ہے یہ بزم
محتاج ہیں جس شہؑ کے سلاطین اولوالعزم
جو قبلۂ ایماں ہے ہر اک شیخ وصبی کا
اور سروِ خراماں ہے رسولِ عربیؐ کا

اس درگہِ اقدس کا شرف سب کو ہے معلوم
اس در سے نہیں پھرتا ہے سائل کبھی محروم
صد شکر کہ ہوں خاکِ درِ سید مظلومؑ
دفتر میں غلاموں کے مرا نام ہے مرقوم
تحصیل سعادت کی انگوٹھی کا نگیں ہوں
یعنی شہؑ ابرابر کا میں سوگ نشیں ہوں

کہتا ہے تولاّ کہ ہے تعظیم علم فرض
اور ولولۂ ماتمِ سلطانِ اُممؑ فرض
یہ درد و مصیبت ہے بصد دیدۂ نم فرض
اور صبح و مسا شرکت ہر مجلس غم فرض
گر دغدغۂ تشنگئ روز جزا ہے
واجب پسرِ ساقئ کوثرؑ کی عزا ہے

ہر سال جو توفیق ہے مصروف افادت
سامانِ عزا کی ہے بہم کرنے کی عادت
ہے تعزیہ داری مرے نزدیک سعادت
رونے کو سمجھتا ہوں میں خالق کی عبادت
المنۃ للہ کہ عقیدت سے بھرا ہوں
بچپن سے عزادار شہِؑ ہر دو سرا ہوں

دنیا میں یہ ماتم ہے ہر اک عیش کا ساماں
اور حشر کے دن باعث آمرزشِ عصیاں
بس ہاتھ میں لے کر شہِ مظلومؑ کا داماں
رضواں سے کہوں گا یہ بصد ناز فراواں
فرمانِ خداوند تعالیٰ ہے یہ دامن
جنت کے مکانوں کا قبالہ ہے یہ دامن

کیا قہر و غضب ہے جو دو عالم کا ہو آقا
اُس خسروِ ذی جاہ پہ ہو تیسرا فاقہ
کیا اس کے بھلا دردِ جگر میں ہو افاقہ
ہو جس کے نہ اطفال کو پانی سے علاقہ
ہیہات جو آغوشِ محمدؐ میں پلا ہو
ہفتم سے دہم تک وہ مصیبت میں پھنسا ہو

ہر سمت سے آغاز ہوئی بارشِ پیکاں
کڑکیں وہ کمانیں کہ ہوا حشر نمایاں
یوں آگیا بھالوں میں وہ بے رحموں کا مہماں
جس طرح کہ مردم ہے میانِ صفِ مژگاں
آیا نہ ذرا خوفِ خدا فوجِ لعیں کو
چھلنی کیا زخموں سے تنِ سرورؑ دیں کو

ہیہات لگی سر پہ جو اک ظلم کی تلوار
آلودہ بخوں تھی شہِ لولاکؐ کی دستار
ہر سمت سے تھی نیزۂ بیداد کی بوچھار
واحسرتا ہر زخم پہ سو زخم نمودار
پیراہنِ پُر نور نبیؐ خون میں ڈوبا
جزدانِ کتابِ احدی خون میں ڈوبا

چشمِ شہِؑ مرداں سے رواں خون کے آنسو
فرماتے تھے ہے ہے مرے دلبر مرے گلرو
کہتے تھے یہ رو کر حسنؑ سید خوشخو
تم قتل ہوئے ہائے مرے قوتِ بازو
بھائی میں تمہارے تنِ صد پاش کے صدقے
بے گور وکفن لاش ہے اس لاش کے صدقے

تا چرخِ بریں نالوں کی احسنؔ ہے رسائی
خاموش ہو اے سبطِ پیمبرؐ کے فدائی
کر عرض خدا سے یہ بصد ناصیہ سائی
بہر تن صد پاشِ شہ کرب و بلائی
اس مرثیۂ نو کا مقرر یہ صلا ہو
دل سے نہ جدا آلِ محمدؐ کی ولا ہو